فقط مسلم کا محمد ﷺ پہ اجارہ نہیں

؎ کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں　　یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

؎ محمد ﷺ کی محبت دینِ حق کی شرطِ اول ہے　　اسی میں ہو اگر خامی تو ہر شے نامکمل ہے

حضور ﷺ کی ذاتِ کریمہ ایک ایسی ذات ہے جس کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ خدا نہیں ہیں باقی ساری رحمتیں اللہ نے آپ کے دامن میں رکھی ہیں اللہ نے آپ کو وہ فضل، رحمتیں اور کرم عطا کیے ہیں جس کا کوئی آج تک کوئی ثانی نہیں بن سکا۔

؎ زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے　　تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

لوگوں کی زندگیاں ختم ہو گئیں، قلم لکھ لکھ کر ٹوٹ گئے مگر حضور ﷺ کی شان ختم نہ ہوئی، حضور ﷺ کی محبت اور پیار کا کوئی کنارہ نہیں ہے۔ قرآن حضور ﷺ کی نعت ہے اور حضور ﷺ کے بارے میں خود خدا نے پہلی نعت کہی ہے، قرآن کی ہر آیت حضور ﷺ کے لئے ہے، قرآن کی کوئی آیت حضور ﷺ سے جدا نہیں ہے۔

قرآن میں دو قسم کی آیات ہیں:

حضرت مولانا نعیمی رحمتہ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب آیات القرآن میں لکھتے ہیں کہ اگر قرآن کی تقسیم پر غور کیا جائے تو اس میں دو قسم کی آیات نکلیں گی۔

(۱) حضور ﷺ کی شان میں

(۲) حضور ﷺ کے دشمنوں کی لعنت میں

آپ فرماتے ہیں یہ جو دوسری قسم کی آیات ہیں یہ بھی حضور ﷺ کی شانِ کریمہ کو بیان کرتی ہیں اس میں اللہ نے حضور ﷺ کے دشمنوں کی ٹھکائی کی ہے، اُن کے لئے عذاب کی باتیں کی ہیں آپ فرماتے ہیں کہ اللہ نے دونوں انداز اختیار کیے ہیں ایک میں حضور ﷺ کی محبت کا ہے اور جو دوسرا انداز ہے اس میں حضور ﷺ کے دشمنوں کی ٹھکائی اور بد تعریفی کی گئی ہے، لہٰذا پورا قرآن حضور ﷺ کی شان کی آیات بیان کرتا ہے۔ قرآن سے جب بھی کوئی آیت پڑھی جاتی ہے وہ حضور ﷺ کی ذات پہ ختم ہوتی ہے اور حضور ﷺ ہی اُس کے مخاطب ہیں، حضور ﷺ کے اُوپر ہی وہ آیت نازل کی گئی اور آپ کے Reference سے اللہ نے اُس آیت کو ساری کائنات کو عطا کیا ہے۔

"قرآن کی ہر آیت کو جب حضور ﷺ کی محبت کی عینک لگا کر پڑھا جاتا ہے تو پھر ہی آیت حضور ﷺ کی محبت بن کر دل میں اترتی ہے"

سورۃ اعراف آیت نمبر ۱۵۸

قُلْ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا

اے نبی ﷺ آپ فرما دیجئے میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں

اس آیت میں واضح بیان کیا گیا کہ حضور ﷺ صرف مسلمانوں کے نبی نہیں ہیں بلکہ آپ ﷺ تمام بنی نوع انساں کے نبی ہیں۔ حضور ﷺ کی امت دو طرح کی ہے:

(۱) امت دعوت

(۲) امت متابعت

(۱)**امت دعوت** وہ ہے جسے حضورﷺ کی دعوت پہنچتی ہے جن میں تمام غیر مسلم شامل ہیں، یہ حضورﷺ کی امت میں شامل ہیں ان تک دعوت پہنچتی ہے کہ تم بھی مسلمان بن جاؤ،تم بھی کلمہ پڑھ لو،تم بھی حضورﷺ کی غلامی میں آجاؤ۔

(۲) دوسری امت حضورﷺ کی **امت متابعت** ہے جو حضورﷺ کی تابع داری میں ہے، جنہوں نے حضورﷺ کا کلمہ پڑھ لیا ہے، حضورﷺ کی متابعت کا پٹہ اپنے گلے میں ڈال لیا ہے یہ وہ اُمت ہے جس میں ہر مسلمان شامل ہے۔

پوری دنیا کے لوگ چاہے وہ کسی بھی خطہ، کسی بھی سرزمین، کسی بھی قوم، رنگ، نسل، قبیلے، کسی ملک، کسی شہر، کسی گاؤں سے تعلق رکھتے ہوں وہ بھی حضورﷺ کی امت میں شامل ہیں لہٰذا حضورﷺ کی امت صرف ہم نہیں ہیں جو بھی اس دنیا میں انسان بن کر آیا ہے وہ حضورﷺ کی امت میں شامل ہے۔

قابلِ غور بات!

”یہاں الناس کا لفظ استعمال کیا گیا الناس انسانوں، بندوں اور زندہ لوگوں کو کہتے ہیں“

مفسرین یہاں بڑی خوبصورت بات بیان کرتے ہیں کہ حضورﷺ صرف انسانوں کے نبی نہیں بلکہ جانوروں، پرندوں، ہواؤں، فضاؤں، جنوں، فرشتوں، حوروں، جہنم کے فرشتوں کے بھی نبی ہیں، پتھروں کے بھی نبی ہیں، پتھر بھی آپﷺ پر ایمان لاتے ہیں، پتھر بھی آپﷺ کا کلمہ پڑھتے ہیں، پانی کے قطرے بھی آپﷺ پر درودوسلام پڑھتے ہیں، کائنات میں کوئی ایسی شے نہیں جس کا حضورﷺ سے تعلق نہ ہو۔

ان رسول اللہ علیکم جمیعا :

اس کا مطب ہے کائنات میں کوئی بھی آجائے حضورﷺ اس کے رسول ہوں اس سے ثابت ہوا کہ حضورﷺ کی رسالت اور نبوت کا دائرہ بہت وسیع ہے اللہ نے اس کائنات کا کوئی گوشہ ایسا نہیں چھوڑا جہاں تک حضورﷺ کی ذات کو نہ پہنچا دیا گیا ہو

شہاب الدین غوری اپنی مشہور کتاب شہاب نامہ میں لکھتے ہیں:

جب پاکستان نہیں بنا تھا اس وقت مسلمان اور ہندو اکٹھے رہتے تھے، ہندوؤں کا ایک گاؤں تھا جس میں صرف چند ایک مسلمان رہتے تھے، ہمارے ایک مولانا جن کی مسجد میں ڈیوٹی تھی بڑے عاشقِ رسول تھے، وہ اکثر حضورﷺ کی مدح سرائی کیا کرتے تھے۔ شہاب الدین فرماتے ہیں کہ جب میں جمعہ کی نماز کے لئے آیا کرتا تو میں ہندوؤں کے ایک لڑکے کو دیکھا کرتا جو مسجد کی دیوار کے ساتھ لگ کر حضورﷺ کی تعریف سُنا کرتا تھا، اکثر جب میں گزرتا تو دیکھتا کہ اُس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہوتے تھے، شہاب الدین فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے اُسے پوچھ لیا کہ تم ہندو ہو لیکن حضورﷺ کی محبت کی باتیں سنتے ہو اور میں نے تمہیں روتے ہوئے بھی دیکھا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ اُس بچے نے جواب دیا کہ یہ تو میں نہیں جانتا کہ میں یہاں کیوں آتا ہوں لیکن جب بھی تمہارے نبی کا نام سنتا ہوں تو میں تڑپ اٹھتا ہوں، میرا دل تڑپ اٹھتا ہے اور میرے آنسو نکل آتے ہیں۔

شہاب الدین فرماتے ہیں کہ ہم اُس لڑکے کو اسی طرح دیکھتے رہے یہاں تک کہ وہ لڑکا جوان ہوا اور ایک دن وفات پا گیا، جب آپ کو علم ہوا کہ اُس کی لاش کو جلا دیا گیا ہے تو آپ کو بڑا افسوس ہوا۔ آپ فرماتے ہیں ایک رات مجھے اُس کا بڑا خیال آرہا تھا کہ اچھا لڑکا تھا، مسجد کی دیوار کے ساتھ لگ کر کتنی محبت سے حضورﷺ کا نام سُنا کرتا تھا، میں جب سویا تو خواب دیکھتا ہوں کہ وہ لڑکا جنت کی سیر کر رہا ہے، اُس نے بڑی خوبصورت پوشاک پہنی ہوئی ہے، وہ بڑا خوش ہے اور مجھے دیکھ کر کہتا ہے اے شہاب! تو کیسا ہے؟ میں بڑا حیران ہوتا ہوں، اُس سے پوچھتا ہوں کہ تُو تو ہندو تھا تجھے کیسے جنت میں داخلہ مل گیا؟

اُس نے کہا جس رات اللہ نے مجھے موت دی اُس سے پہلے آقا دو جہاں میرے خواب میں آگئے، حضورﷺ نے خود کلمہ شریف پڑھایا، میرے والدین کو اس بات کی خبر نہیں تھی اُنہوں نے مجھے ہندوانہ طریقے سے جلایا لیکن اے شہاب! تم گواہ رہنا میں مسلمان ہو کر مرا ہوں۔

حضورﷺ کسی کا احسان نہیں رکھتے ہیں:

حضورﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کا دن ہوگا ایک شخص کو فرشتے دوزخ کی طرف گھسیٹ کر لے جارہے ہوں گے اور وہ رو رہا ہوگا، وہ چلا رہا ہوگا کہ مجھے دوزخ میں مت لے جاؤ کہ اچانک میں وہاں آجاؤں گا اور مجھے دیکھ کر فرشتے اُس شخص کو چھوڑ دیں گے میں اپنی جیب سے کاغذ کا ٹکڑا نکال کر اُس کے نامہ اعمال میں رکھ دوں گا وہ ٹکڑا رکھتے ہی اُس کے نامہ اعمال میں نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوجائے گا اور گناہوں کا پلڑا ہلکا ہوجائے گا، فرشتے اُس کے لئے جنت کا دروازہ کھول دیں گے وہ جنت کی طرف روانہ ہوجائے گا، وہ شخص میری طرف آئے گا اور پوچھے گا اے شخص! تو کون ہے تو میں اُسے جواب دوں گا کہ میں تیرا نبی ہوں اور یہ کاغذ کا ٹکڑا تیرا وہ درود ہے جو تو نے دنیا میں ایک بار مجھ پر محبت سے پڑھا تھا۔

حضورﷺ کی ذاتِ کریمہ ایمان اور کفر کے درمیان ایک فرق ہے:

کوئی شخص زندگی بھر **لا الہ الا اللہ** کہتا رہے وہ اسلام میں داخل نہیں ہوسکتا جب تک **محمد رسول اللہ** نہ کہے، **لا الہ الا اللہ** کہنے والے کروڑوں، اربوں ہیں، ہندو، سکھ، عیسائی بھی کہتے ہیں کہ اللہ ایک ہے لیکن فرق حضورﷺ کی ذات ہے جب کوئی حضورﷺ کو مانے گا تو پھر بات بنے گی۔

مثال:

میو ایک غیر مسلم انگریز تھا، لیکن کام بڑا اعلیٰ کر گیا، غریبوں کے لئے ایک بہت بڑا ہسپتال بنوا گیا، لیکن میو کے ساتھ کیا بنا، اس نے ہسپتال کے لئے کتنی زمین دی تھی، اس نے ہسپتال کے لئے کتنا صدقہ دیا صرف اس لئے کہ میں کل کو جنت میں چلا جاؤں لیکن اُس کا صدقہ اُس کے کسی کام کا نہیں اُس کی بخشش نہیں ہوسکتی کیونکہ اُس نے محمد رسول اللہ نہیں کہا تو اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ حضورﷺ کی ذات کفر اور اسلام کے درمیان ایک بہت بڑا فرق ہے اگر کوئی حضورﷺ کو مانے گا تو تب ہی اُسے اسلام کی برکتیں حاصل ہوں گی۔ نپولین، جارج برنڈ، گاندھی، نیوٹن، ایڈیسن یہ غیر مسلم اپنے اپنے شعبہ میں بہت ماہر تھے دنیا ان کے احسان نہیں بھول سکتی، بڑی بڑی ایجادات کر کے گئے۔

حضورﷺ کی شخصیت میں بڑی کشش ہے اگر کوئی حضورﷺ کو محبت سے جان لے تو مانے بغیر رہ نہیں سکتا ہم اصل میں حضورﷺ کو مانتے تو ہیں لیکن جانتے نہیں ہیں، جس دن ہم نے حضورﷺ کو جان لیا سر تا پاؤں حضورﷺ کی محبت کا دیوانہ بن جائیں گے، حضورﷺ کی سیرت کو جو ایک بار پڑھ لیتا ہے اور سمجھ لیتا ہے اُسے آقاﷺ سے ٹوٹ کر محبت ہو جاتی ہے وہ چاہے کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو صرف ایک بار حضورﷺ کی سیرت کو پڑھ لے کہ حضورﷺ کون تھے وہ حضورﷺ کا غلام بن جائے گا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضورﷺ کا وسیلہ دینا شرک ہے اُن لوگوں کے لئے ایک ہی جواب ہے کہ اصل میں وہ لوگ حضورﷺ کو جانتے ہی نہیں ہیں، جو حضورﷺ کو جان لیتا ہے وہ سر سے پاؤں تک حضورﷺ کی محبت میں ڈوب جاتا ہے، وہ دن رات حضورﷺ کی محبت کی باتیں کرتا نہیں تھکتا ہے، وہ ساری زندگی حضورﷺ کے نام کر دیتا ہے۔

محمد محمد پکیندے ساری رات گزر گئی ۔۔۔ احد نال احمد ملیندے گزر گئی

جو لوگ حضورﷺ کے بارے میں کہتے ہیں کہ حضورﷺ کو غیب کا علم نہیں تھا، حضورﷺ بشر ہیں کہ نور؟ حضورﷺ کا سایہ تھا کہ نہیں؟ کبھی کہتے ہیں حضورﷺ نے کیسے بخشوانا ہے؟ اصل میں ایسے لوگ حضورﷺ کو جانتے ہی نہیں ہیں جو جان لیتے ہیں وہ سر تا پاؤں حضورﷺ کے دیوانے بن جاتے ہیں۔

وہ لوگ جو غیر مسلم تھے جنہوں نے حضورﷺ کی سیرت کو پڑھا، حضورﷺ کی زندگی کا مطالعہ کر لیا وہ حضورﷺ کے عشق میں رنگے گئے لیکن ہمیں حضورﷺ کی زندگی کا علم نہیں اس لئے ہم پکے مسلمان بھی نہیں ہیں، حضورﷺ کی سیرت کا علم ہر مسلمان بچے، مرد، جوان، عورت اور بوڑھے کو ہونا چاہئے۔ اگر کسی نے سیرت نہیں پڑھی تو وہ تفسیر قرآن سے بھی کچھ نہیں لے سکے گا اس لئے کہ سیرت تفسیرِ قرآن کا اصل ماخذ ہے

ہم کتنا حضورﷺ کو جانتے ہیں ہمیں کتنا علم ہے؟ حضورﷺ کا نام محمد ہے، والد کا نام عبداللہ، والدہ کا نام آمنہ، دادا عبدالمطلب، چچا ابوطالب ہیں، مکہ میں پیدا ہوئے، جوان ہوئے تو حضرت خدیجہؓ سے شادی کی، شادی کے وقت حضرت خدیجہؓ کی عمر چالیس اور حضورﷺ کی عمر پچیس سال تھی، اُنہوں نے آپ کی مدد کی، پھر مکہ میں لوگ آپﷺ کے دشمن ہو گئے، پھر مدینہ ہجرت کر گئے، مدینہ گئے تو غزوہ بدر ہوا، پھر احد، پھر خندق، پھر تبوک ہوا، پھر آخر میں فتح مکہ ہوئی، آپﷺ وصال فرما گئے اور آپﷺ کا مزار مدینہ شریف مسجد نبوی میں ہے۔

اس سے زیادہ عام مسلمان کو پتہ ہی نہیں ہے، اُسے علم ہی نہیں کہ حضورﷺ کون ہیں اور حضورﷺ کی ذات کی جو اصل حقیقت ہے اُس تک کون جائے؟ ہمیں تو یہ ہی نہیں پتہ کہ حضورﷺ کی زندگی کیسی تھی؟ یہ وہ المیہ ہے جس کے اُوپر جتنا بھی دکھ کیا جائے کم ہے اپنے دل میں نیت رکھی جائے کہ دنیا میں رہ کر حضورﷺ کی سیرت کو پڑھیں گے اور اس دنیا سے جانے سے پہلے حضورﷺ کا حق اتار کر جائیں کہ حضورﷺ کی سیرت کو پڑھ کر جائیں لیکن افسوس:

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے　　　یہ مسلمان نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

حضرت پیر کرم شاہ الازھری رحمتہ اللہ علیہ وصال سے پہلے ایک جملہ فرما گئے:

میں نے ساری زندگی حضورﷺ کی سیرت پر کام کیا اور سات جلدوں پر مشتمل ایک کتاب "ضیاء النبیﷺ" حضورﷺ کی سیرت پر لکھی، مجھے اس پر دس سال لگے، میں اپنے گھر اور بچوں کو چھوڑ کر چلا گیا کہ مکمل آرام اور سکون سے بیٹھ کر حضورﷺ کی سیرت لکھوں گا لیکن آج مجھے پتہ ہے کہ کچھ ہی عرصہ بعد میں اللہ کی بارگاہ میں جانے والا ہوں لوگو! میں رو رہا ہوں کہ میں اپنے نبی کا حق ادا نہیں کر سکا، مجھے اس بات کا علم نہیں ہے کہ پتہ نہیں میں نے ان دس سالوں میں حضورﷺ کی سیرت ویسے لکھی ہے کہ نہیں جیسے میرے حضورﷺ چاہتے تھے، یا جیسے میرے حضورﷺ کی سیرت تھی؟

ہری چند اختر:

یہ ہندو پنڈت اور شاعر ہے اس نے کہا کہ جب مسلمانوں کی اذان ہوتی تھی تو میرے اندر عجیب احساسات پیدا ہوتے تھے، جونہی موذن کی زبان سے **محمد الرسول اللہ** کا نام نکلتا میرا دل دھڑکنا شروع ہو جاتا، پہلے تو اتنا محسوس نہیں ہوا لیکن جب یہ مسلسل ہوا تو میں نے سوچا یہ کیا ہے؟ میں جونہی اذان سُنتا مجھے اذان میں یہ انتظار رہتا کہ کب موذن **محمد الرسول اللہ** کہے، میرے دل کے اندر جو الاؤ جلا میں نے اس بارے میں اپنے دوستوں سے بات کی، اُنہوں نے میرا مذاق اڑانا شروع کر دیا کہ عجیب ہو ہندو ہو کر مسلمانوں کے نبی کی باتیں کرتے ہو، ایسا نہ کیا کرو، میرے اندر جو الاؤ جل رہا تھا وہ بجھنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔ ایک دن میں نے اپنے چہرہ پر رومال باندھا تا کہ مجھے کوئی نہ پہچانے اور اکیلا ہی بازار گیا، حضورﷺ کی سیرت پر ایک کتاب خرید لی اور گھر آ کر کمرے کا دروازہ بند کر کے وارفتہ انداز میں پڑھنا شروع کر دیا، جوں جوں میں پڑھتا گیا حضورﷺ سے میری محبت اور پیار بڑھتا گیا، ہر صفحہ میرے دل پر چھپتا گیا اور حضورﷺ کی ہر بات میری آنکھوں میں نقش ہوتی گئی، حضورﷺ کے بارے میں جو میں جاننا چاہتا تھا وہ مجھے ملتا جا رہا تھا یہاں تک کہ میں پوری کتاب پڑھ گیا اور میرا جی اندر سے اچھل کر یہ کہہ رہا تھا کہ اس کائنات میں اگر کوئی حسین ہستی ہے تو وہ حضورﷺ کی ہے میں نے قلم اٹھایا اور ایک نعت لکھی:

کس نے ذروں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو اٹھایا اور دریا کر دیا

زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں تیرے نام پر　　　اللہ اللہ کس نے موت کو بھی مسیحا کر دیا

"موت تو مار دیتی ہے لیکن جو حضورﷺ کے نام پر جو مرتا ہے وہ زندہ ہو جاتا ہے"

کہہ دیا لاتقنطو اختر کسی نے کان میں　　　اور سر بسر مجھ کو محوِ تمنا کر دیا

غالب:

غالب کوشاعری کا بادشاہ کہتے ہیں لوگوں نے اُس سے کہا اے غالب! تو نے کبھی نعت نہیں لکھی ہے؟ اُس نے قلم اٹھایا اور کہا لوگو! جس کی نعت خود خدا پڑھ رہا ہو میں اُس کی نعت کیا لکھوں، میرے اندر یہ ہمت نہیں ہے۔ جہاں غالب جیسا انسان اپنا قلم چھوڑ جاتا ہے وہاں ایک ہندو ہری چند اپنا قلم اٹھاتا ہے اور حضورﷺ کی محبت میں خوبصورت اشعار لکھتا ہے۔

مائیکل ہارٹ:

مائیکل ہارٹ ایک بہت بڑا یورپی محقق اور تاریخ دان ہے، پورے یورپ میں مائیکل ہارٹ کو بڑا مانا جاتا ہے اس نے کئی مضامین میں پی ایچ ڈی کی ہے اور لوگ اس کی کتب کو Authentic مانتے ہیں۔ یہ اپنی یونیورسٹی میں سٹوڈنٹس کو تاریخ پڑھایا کرتا تھا اُسی دوران اس کی ریسرچ میں **تاریخِ عرب ''عربوں کی تاریخ''** آئی اس نے بڑے اچھے طریقے سے تاریخ پڑھائی اور اسی اصول کو پیشِ نظر رکھ کر تاریخ پڑھائی کہ

''تاریخ دان کے لئے ضروری ہے کہ کسی کی طرف داری نہ کرے''

اگر تاریخ دان اس اصول کو مدِنظر نہیں رکھے گا تو تاریخ مسخ ہو جاتی ہے، تاریخ گڈمڈ ہو جاتی ہے۔ تاریخِ عرب میں جب اس کے سامنے محمدﷺ کا ذکر آیا تو اس نے حضورﷺ کی زندگی کو پڑھا اور وہ انقلاب جو آپ نے صرف پندرہ سال کے عرصہ میں پیدا کیا جب اس نے وہ خوبصورت زندگی کا باب پڑھا تو حیران رہ گیا کہ کیسی شخصیت ہے جو نہ تو کسی استاد کے پاس بیٹھا ہے، اور نہ کسی استاد کے پاس گیا لیکن جب بولتا ہے تو اُس کی زبان سے پھول جھڑتے ہیں، جب بات کرتا ہے تو اُس کی زبان سے دل بدل جاتے ہیں، اور ایسے بڑے بڑے لوگ جن کے سینے پتھروں سے بھی سخت تھے وہ حضورﷺ کے کردار سے موم ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ اس نے قلم اٹھایا اور حضورﷺ کے لئے ایک کتاب لکھنے کا فیصلہ کرلیا اور ایک عظیم کتاب لکھی جس کا نام ''دنیا کے سو عظیم آدمی'' رکھا۔

(Hundred Great People Of The World)

اُس نے سو عظیم آدمیوں کی جب لسٹ بنائی تو اس میں حضورﷺ کا نام سب سے اُوپر رکھا عیسائی ہو کر اُس نے حضورﷺ کا نام سب سے پہلے نمبر پر رکھا دوسرا نمبر اُس نے ایڈیسن کو اور تیسرا نمبر حضرت عیسیٰؑ کو دیا۔ یہ دیکھ کر پوری دنیا دشمن ہوگئی اور اسے بڑی بڑی فرمز نے بلایا کہ یہ تم نے کیا کیا تُو تو اتنا مشہور اور عظیم انسان تھا ہم تو سمجھتے تھے کہ تم عیسائیت کی خدمت کر رہے ہو لیکن تم نے یہ کیا کیا؟ تم نے مسلمانوں کے نبی کا پہلا نمبر رکھا؟ مائیکل ہارٹ نے بڑا خوبصورت جواب دیا اُس نے کہا میں ایک تاریخ دان ہوں، میں اپنے شعبے سے خیانت نہیں کر سکتا میں نے عیسیٰ، موسیٰ، ابراہیم سب کی زندگیوں کو پڑھا خدا کی قسم محمدﷺ سے خوبصورت کوئی شخص اس دنیا میں نہیں ہے، میں اس بات کو ہر فرم پہ کہوں گا تم مجھے جہاں بلاؤ گے میں وہاں کہوں گا کہ حضورﷺ سے پیارا کوئی شخص نہیں ہے، تم مجھے اپنے اس مکتبہ فکر سے چاہے نکال دو، میرا نام خارج کر دو لیکن میں اپنے شعبے سے خیانت نہیں کر سکتا۔

''محمدﷺ سے خوبصورت کوئی شخص اس دنیا میں نہیں ہے''

گاندھی:

یہ ہندوؤں میں ایک ایسا شخص تھا جس کو مسلمانوں سے شدید نفرت تھی پاکستان بننے میں اس نے قائداعظم کی بڑی مخالفت کی تھی، لیکن گاندھی ایک بڑا سمجھدار انسان بھی تھا لوگ گاندھی کو بڑا پیار کرتے تھے، لوگ اپنے گھروں میں گاندھی کی تصویر لگاتے ہیں جس طرح ہم اپنے دفاتر میں قائداعظم کی لگاتے ہیں، یہ مطالعہ کرنے والا ذہین انسان تھا اس نے حضورﷺ کی زندگی کو پڑھا، ہمارے اور غیر مسلموں کا حضورﷺ کی سیرت کو پڑھنے میں بڑا فرق ہے۔ ہم حضورﷺ کی شخصیت کو اس طرح نہیں پڑھتے جس طرح پڑھنے کا حق

ہے اور نہ ہی شان جانتے ہیں گاندھی نے حضورﷺ کی زندگی کو جب پڑھا تو کہا کہ جب سے میں نے محمدﷺ کی زندگی کو پڑھا ہے مجھے اس بات کا یقین ہو گیا ہے:

''اسلام تلوار سے نہیں پھیلا یہ محمدﷺ کے کردار سے پھیلا ہے اسلام کو حضورﷺ کے کردار نے دوام بخشا ہے''

؎ کچھ اُن کے خلق نے کچھ اُن کے پیار نے کر لی   مسخر ساری دنیا سید الابرار نے کر لی

آج دنیا میں اگر ہم ماریں کھا رہے ہیں، حالات کی چکی میں پس رہے ہیں، پوری دنیا میں مسلمانوں کی جو حالت ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے، نمازیں، قرآن کوئی بھی ہم سے بہتر نہیں پڑھ سکتا نعتیں ہم سے جتنی مرضی سن لیں لیکن کردار میں ہم صفر ہو چکے ہیں، وہ آستانے نہ رہے جہاں کردار والے تیار کیے جاتے تھے، ولایت کے میخانے ختم ہو گئے جہاں لوگوں کی زندگیاں سنورتی تھیں۔

عبداللہ بن اسلام:

یہ یہودیوں کے ایک بہت بڑے عالم تھے ابھی اسلام قبول نہیں کیا تھا جب حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضورﷺ کے چہرے انور کی زیارت کی تو ایک جملہ ان کی زبان سے نکلا: اے اللہ کے نبی مجھے کلمہ پڑھا دیجئے۔ حضورﷺ نے فرمایا اے عبداللہ تو مجھ سے کوئی دلیل نہیں مانگے گا؟ تم یہودیوں کے اتنے بڑے عالم ہو مجھ سے کوئی سوال نہیں پوچھو گے؟ اُس نے جواب دیا:

''اس چہرے کے ہوتے ہوئے سوال کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی، میرا ایمان کہتا ہے کہ یہ چہرہ سچے نبی کا ہی ہو سکتا ہے''

حضرت سلمان فارسیؓ:

آپ حضورﷺ کے پاس آئے، بکتے بکاتے مکہ پہنچے، حضورﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے تو حضورﷺ سے صرف ایک بات پوچھی کہا حضور میں نے نبوت کی تمام علامتیں آپﷺ میں دیکھ لی ہیں، میں بڑی دیر سے آپ کی تلاش میں تھا میں ساری عمر آپﷺ کو تلاش کرتا رہا اور اب میری عمر نوے سال ہو گئی ہے صرف ایک علامت رہ گئی ہے جو میں آپ میں دیکھنا چاہتا ہوں۔

سلمان فارسیؓ نے کہا میں نے سنا تھا جو آخری نبی ہو گا اس کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت ہو گی وہ مہر نبوت مجھے دکھا دیجئے آپﷺ نے اپنی چادر ہٹائی تو دیکھا کہ آپﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان گوشت کا ایک ابھرا ہوا ٹکڑا ہے وہ گوشت کا ابھرا ہوا حصہ جب آپ نے دیکھا تو فرطِ محبت سے اپنے دونوں ہونٹ اُس گوشت کے حصہ پر لگا لیے یہ دیکھ کر فرمایا آج میری ساری علامتیں پوری ہو گئیں آپ مجھے کلمہ پڑھا کر مسلمان کر دیں۔

؎ زمین جل رہی ہے آسمان جل رہا ہے   محمد کی محبت میں سارا جہاں چل رہا ہے

اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ کائنات کی ہر چیز حضورﷺ کی محبت میں رواں دواں ہے اللہ ہمیں حضورﷺ کی سچی معرفت اور پہچان عطا فرمائے (آمین)